6 -

(3)

IN THE SUPREME COURT OF PAKISTAN
(Original Jurisdiction)

PRESENT:
Mr. Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry, HCJ.
Mr. Justice Faqir Muhammad Khokhar
Mr. Justice Nasir-ul-Mulk
Mr. Justice Raja Fayyaz Ahmed

Human Rights Case No.5624 of 2006
(Complaint by Aisha)

MISSING OF MASOOD AHMED JANJUA.

For the complainant	:	*Ms. Amna Masood Janjua.*
On Court Notice	:	*Ms. Naheeda Mehboob Elahi, DAG*
Date of hearing:		*20.8.2007*

ORDER

Instant case relates to the detention of Mr. Masood Ahmed Janjua in HRC No.965/2006, therefore, no separate order is required to pass on this case, therefore, it is dismissed.

Islamabad, the
20th August, 2007
*MS/**

21/8/07

The Chief Justice of Pakistan (1)
Supreme Court Building
Islamabad

(5624)

پیارے انکل، اسلام علیکم

میرا نام [illegible] ہے۔ میری عمر ساڑھے نو سال ہے اور میں پانچویں کلاس میں پڑھتی ہوں۔ آج سے ڈیڑھ سال پہلے میرے بابا پنڈی سے پشاور جانے کے لیے روانہ ہوئے اور پھر آج تک واپس لوٹ کر نہیں آئے۔ میں دیر تک ان کا انتظار کرتی رہی۔ میری عادت تھی جب تک میرے بابا گھر نہ آجاتے تب تک میں کھانا نہ کھاتی، میں ان کا انتظار کرتے کرتے بھوکی ہی سو گئی۔ اور پھر بہت دفعہ ایسا ہوا کہ میں رات کا کھانا سامنے رکھ کر بیٹھی اور مجھے اچانک بابا یاد آگئے اور میں کسی حال میں کھانا نہ کھا سکی۔ آپ کو پتا ہے کہ انہوں نے میرے لیے کھلونے اور گڑیا بھی لے کر آنی تھی۔ میں اپنے بابا کا انتظار کرتی رہی۔ میں نے تو اپنی سہیلیوں کو بھی بتا دیا تھا کہ میرے بابا میرے لیے پیاری سی گڑیا لائیں گے۔ بابا گڑیا تو کیا لاتے وہ تو خود ہی واپس نہ آئے۔ ہم نے ان کو بہت ڈھونڈا لیکن وہ نہیں ملے۔ میری ایک دوست نائلہ کے ابو اللہ میاں کے پاس چلے گئے ہیں۔ وہ اپنے ابو کا جنازہ دیکھ کر بہت روئی لیکن چند دن بعد آخر اس کو صبر آ ہی گیا۔ اب وہ ہر وقت اپنے بابا کے لیے دعا کرتی ہے، اسے پتا ہے کہ اس کے بابا ڈھوک الٰہی بخش کے قبرستان میں سو رہے ہیں۔ لیکن مجھے نہیں معلوم میرے بابا کہاں ہیں؟ اور کس حال میں ہیں؟ ان کو کوئی سونے بھی دیتا ہے یا نہیں؟ میں جب کھانا کھانے لگتی ہوں تو خیال آتا ہے پتا نہیں میرے بابا کو کھانا ملا ہوگا یا نہیں؟ کہیں وہ بھوکے ہی تو نہیں سو گئے ہونگے۔ شاید ان کو پیاس لگی ہو؟ اور کبھی سوچتی ہوں کہیں وہ لوگ جو میرے بابا کو لے گئے ہیں ان کو مارتے تو نہیں ہونگے؟ میں نے جس سے بھی اپنے بابا کے بارے میں پوچھا ہے وہ یہ ہی کہتا ہے کہ انہیں ایجنسیوں والے لے گئے ہیں۔ سوچتی ہوں پتا نہیں یہ کون لوگ ہوتے ہیں؟ کیا یہ انسان ہوتے ہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو ان کے دل نہیں ہوتے ہوں گے۔ اگر دل بھی ہوں تو ان ایجنسی والوں کی بیٹیاں نہیں ہونی ہوں گی۔ اگر ان کی بیٹیاں ہوں نا تو ان کو پتا چلے کہ ڈیڑھ سال سے مجھ پر کیا قیامت گزر رہی ہے۔ آپ کو پتا ہے میری ماما افطاری کے وقت دعا کرتی ہیں تو میں دل ہی دل میں ان لوگوں کے لیے بددعا کرتی ہوں جو میرے بابا کو مجھ سے چھین کر لے گئے ہیں ویسے میری ماما کہتی ہیں کہ کسی کے لیے بددعا نہیں کرنی چاہیے اس لیے کہ گندے کام کرنے والوں کو اللہ میاں خود ہی سزا دے دیتا ہے۔

پیارے انکل ہم نے اپنے بابا کو ڈھونڈنے کے لیئے بہت کچھ کیا۔ جس نے بارے میں کسی نے بتایا اُس سے جا کر ملے۔ پریس کانفرنس کیں احتجاج کیا لیکن لگتا ہے کہ کسی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ مجھے میری ٹیچر نے بتایا کہ چیف جسٹس انصاف دیا کرتے ہیں۔ میں نے اپنی ماما سے کہا چلو چیف جسٹس انکل کے پاس چلتے ہیں میں ان سے کہوں گی صرف ایک دفعہ میرے بابا مجھے لاکر دے دیں پھر میں ان کو کہیں جانے نہیں دوں گی۔ پشاور تک بالکل نہیں جانے دوں گی اور اب تو مجھ کو گڑیا بھی نہیں چاہیئے۔ میری ماما اتنی مشکل سے چیف جسٹس تک پہنچیں لیکن پھر بھی میرے بابا واپس نہ آئے پارلیمنٹ کے سامنے بھی ہم نے بہت رونا دھونا کیا لیکن کچھ بھی حاصل نہ ہوا میری ماما کو کسی نے کہا کہ ننگے پیر پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کرنے سے ایجنسیوں کو رحم آجائے گا۔ میں نے اپنی ماما کے ساتھ ننگے پیر مارچ کیا۔ دھوپ کی وجہ سے میرے پیر بہت جل رہے تھے اور میرے پیروں میں پتھر بھی چبھے لیکن مجھے ایک آنٹی نے کہا کہ اس طرح کرنے سے میرے بابا مجھے مل جائیں گے۔ اس لیئے میں نے اپنے پیارے بابا کے لیئے یہ بھی کیا۔ میری ماما کو کسی نے کہا کہ وزیر لوگوں کے پاس بہت طاقت ہوتی ہے ان سے ملیں تو وہ بابا کو چھڑوا سکتے ہیں۔ لیکن جن جن وزیروں اور حکومت کے افسروں سے ہم ملے وہ ہم سے بہت باتیں کرتے ہیں لیکن کرتے کچھ نہیں مجھے بہت دیر بعد پتا چلا کہ صرف میرے بابا ہی غائب نہیں بلکہ میرے جیسے بہت سارے بچے اور بچیوں کا بھی یہ ہی مسئلہ ہے۔

دیکھیں انکل ہمارے روزے جگہ جگہ کے دھکے کھاتے ہوئے گزر رہے ہیں میری ماما ہر رمضان میں بڑے مزے کے پکوڑے اور فروٹ چاٹ بنایا کرتی تھیں لیکن اب تو وہ ہر وقت مجھ سے چھپ چھپ کر روتی رہتی ہیں۔ میں نے خود بہت دفعہ انہیں اپنے آنسو پونچھتے دیکھا ہے۔ اور اب عید بھی آرہی ہے جب آپ لوگ عید کی خوشیاں منا رہے ہونگے۔ اپنی بیٹیوں کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔ انہیں پیار کر رہے ہوں گے۔ میں اس وقت اپنے بابا کو یاد کر کے رو رہی ہوں گی۔ میں ہر عید سے پہلے اپنے بابا کی انگلی پکڑ کر بازار جاتی اور عید کے لیئے جو کچھ بابا کو کہتی وہ مجھے لے کر دیا کرتے تھے لیکن بابا کے جانے کے بعد یہ ہماری تیسری عید ہے جس پر ماما کہہ رہی ہیں کہ ہم عید کی شاپنگ نہیں کریں گے اور یہ کہ بابا کے بغیر ہم عید نہیں منائیں گے۔ بات تو ان کی ٹھیک ہے بابا کے بغیر بھلا ہماری کیا عید ہوگی؟ مجھے اچھی طرح یاد ہے میرے پیارے بابا مجھے اپنی گود میں بٹھاتے تھے اور اپنے سینے سے لگا کر پیار کرتے تھے۔ اور میری ماما

مجھے عید پر مہندی لگاتی تھیں۔ لیکن اب تو میں عید پر مہندی بھی نہیں لگواتی اور نہ ہی اچھے کپڑے پہنتی ہوں۔ ہاں اگر بابا آ گئے اور اس دفعہ مجھے یقین ہے کہ میرے بابا اچانک عید سے پہلے آجائیں گے۔ تو میرے لیئے وہی دن عید کا دن ہوگا۔

پیارے انکل مجھے کسی نے کہا ہے کہ آپ بہت بڑے آدمی ہیں اور میرے بابا کو چھڑوا سکتے ہیں، اسی لیئے تو میں آپ کو یہ خط لکھ رہی ہوں اور پیارے بابا کی تصویر بھی بھیج رہی ہوں تاکہ آپ ان کو آسانی سے ڈھونڈ لائیں۔ آپ ایجنسیوں کو یہ تصویر ضرور بھیجیں اور ان سے کہیں کہ یہ والے بابا ہمیں فوراً لاکر دو۔ اس بابا کی عاشی کو جلدی سے اپنے بابا چاہیئے۔ دیکھیں انکل پلیز آپ ضرور کچھ کریں گے نا۔۔ آپ سے مجھے عید پر اور کچھ نہیں چاہیئے مجھے میری عیدی صرف میرے بابا چاہیئے ہیں۔ آپ وعدہ کریں کہ آپ میرے بابا کو چھڑوا کر مجھے لادیں گے۔ اگر آپ نے میرے پیارے بابا مجھے لوٹا دیئے نا تو میرا بھی آپ سے وعدہ ہے کہ آپ کے لیئے بھی اور آپ کے بچوں کے لیئے بھی اپنے اللہ میاں سے اچھی اچھی دعائیں کروں گی۔

آپ کی بیٹی
عائشہ بنت مسعود
40 سی-1 ناگی روڈ ویسٹرج 1
راولپنڈی کینٹ

نوٹ: اور ہاں انکل میرے بابا آپ کو مل جائیں نا تو میری ماما کے نمبر 0301-5240550 پر فون کردینا ہے۔

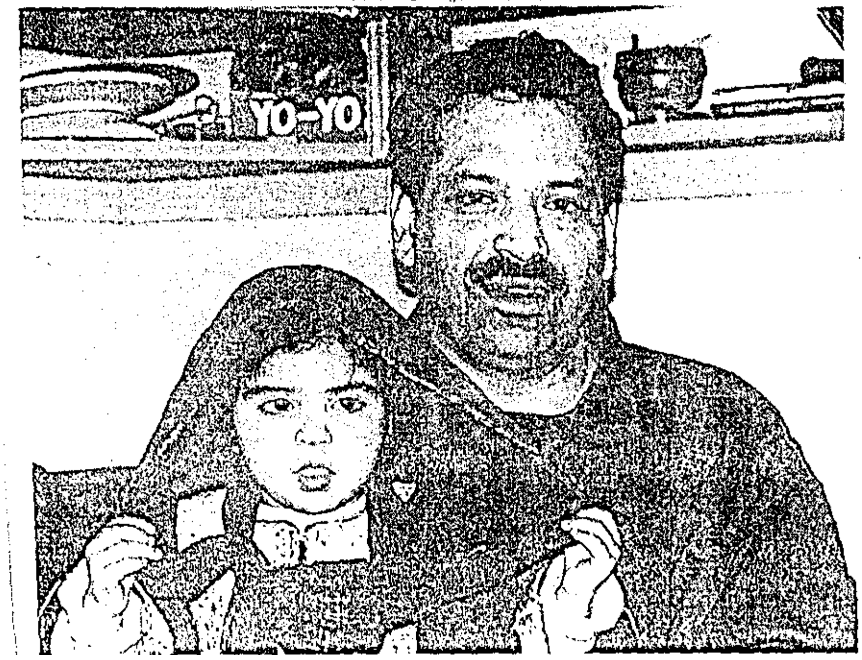

انکل یہ پرانی تصویر ہے اب میرے بابا کی داڑھی بھی ہے۔